قرآن مجید اور ۱۹ کا عدد

ایک استفسار کا جواب

مولانا عبدالقدوس ہاشمی

کراچی مورخہ ۷ر شعبان المعظم ۱۴۰۰ھ

۲۲ر جون ۱۹۸۰ء

بگرامی خدمت جناب محمد سمیع اللہ صاحب

سیکرٹری ادارۂ تحقیقات اسلامی اسلام آباد

مکرمی! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا مراسلہ نشان ۱-(۱) ۸۰ سیکرٹری - ۶۵۲ - ۸۱۲۶ مورخہ ۴ر جون ۱۹۸۰ء بہت دیر سے مل سکا۔ اس کے ساتھ مصحوبہ کاغذات بھی ملے۔ اس سے پہلے بھی امریکہ اور ڈربن (افریقہ) سے میرے پاس "قرآن مجید اور عدد ۱۹" پر کتابچے و اشتہارات آئے تھے میں نے ان کے جوابات دے دیئے تھے اب میں نے آپ کے مراسلہ کے بعد ان جوابوں کی نقلیں حاصل کیں۔ مشکل سے کاغذات میں مل سکیں۔

آپ کے مراسلہ کے ساتھ جو نقول ملی ہیں وہ بھی دیکھیں، میں لیفٹیننٹ کرنل این اے اختر صاحب کے خط بنام مینجنگ ڈائرکٹر ٹیلی ویژن سے اپنے آپ کو متفق نہیں پاتا۔ یہ خط مخلصانہ طور پر لکھا گیا ہے مگر ٹیلی ویژن کے ذریعہ اس جاہلانہ مغالطہ کی اشاعت سے جاہلوں میں کچھ مزید اوہام پیدا ہوں گے اور تعلیم یافتہ غیر مسلموں کے لئے ہم پر ہنسی کا مزید سامان مہیا کر دے گی۔ قرآن مجید اپنی فصاحت و بلاغت، ہدایات و ہمہ گیری کی

وجہ سے معجزہ ہے کسی ریاضیاتی نظم یا بنیاد کی بنا پر معجزہ نہیں ہے۔ کافروں کو جب قرآن مجید نے چیلنج کیا تو اس کا مطلب یہ نہ تھا کہ ایسی ہی ریاضیاتی بنیاد پر ایک یا دس سورہ بنا لاؤ۔ اور نہ یہ بات قابل قبول ہے کہ قرآن کا یہ کمال نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تھا اور نہ صحابہ کرام کو۔

یہ ۱۹ کا عدد قدیم دیومالائیں مقدس تھا کہ اس میں عدد اول یعنی ۱ اور سب سے بڑی اکائی ۹ شامل ہے۔ اس کو مدعی نبوت بابک خرمی مقتول ۲۲۲ھ اور اس کے ساتھیوں نے پھیلایا۔ پھر کچھلی صدی میں بہاء اللہ مرزا حسین علی نوری نے اسے تقدس عطا کیا۔ (دیکھئے نوٹ منسلکہ) اب بہائیوں نے اپنی تبلیغ کے سلسلہ میں یہ بات امریکہ سے پھیلائی ہے۔

لوگ عجائب پسند ہوتے ہیں۔ یہودی ۷۔ و۔ ۱۲ کو مقدس کہتے ہیں، عیسائی ۱۳ کو منحوس سمجھتے ہیں اور خود مسلمانوں میں پورا نظام اعداد منحوسہ، اعداد متحابہ، اعداد متباغضہ کا ایک سلسلہ قائم ہے۔ قمر در عقرب، پنجک، رجال الغیب۔ سفر چہار شنبہ منحوس، اور نہ جانے اور کتنے ہی اوہام پیدا ہو چکے ہیں۔ اب اس نئی مہم کی اشاعت سے ایک مزید واہمہ پیدا کرنے کے سوا اور کیا فائدہ ہوگا۔

دعا ہے کہ اللہ ہم کو اور آپ کو بھی اوہام سے بچائے۔

والسلام

مخلص

(عبدالقدوس ہاشمی)

اے۔ ۴۴۰۔ بلاک ڈی۔ شمالی ناظم آباد کراچی ۳۳

ٹیلیفون۔ ۴۱۷۲۳۳

(ملاحظہ ہو منسلکہ نوٹ)

قرآن مجید اور عدد ۱۹

کوئی سال ڈیڑھ سال سے کئی کتابچے اور اشتہارات مجھے اس مضمون کے بھیجے گئے ہیں کہ قرآن مجید میں ۱۹ کے عدد کو بنیادی حیثیت حاصل ہے اور کمپیوٹر کے ذریعہ مختلف حروف کی تعداد کو جمع اور ضرب کے عمل سے یہ ثابت

ر یہ سب ۱۹ کے گرد گھومتے ہیں اور یہی قرآن مجید کی ریاضیاتی بنیاد ہے۔ یہ ریاضیاتی بنیاد قرآن مجید ہے اور کتاب اللہ کے الہامی ہونے کی دلیل ہے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ امریکہ میں کمپیوٹر کے ذریعہ اس کی تحقیق اور وہیں سے اسے پھیلایا جا رہا ہے۔ قرآن مجید کا یہ معجزہ پچھلے چند سال کے اندر ظاہر ہوا ہے جو پہلے کسی م نہ تھا۔

اس تحقیق کی بنیاد اس پر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی سورہ المدثر کی آیت ۲۰ میں جہنم پر متعین فرشتوں د ۱۹ بتائی ہے۔ اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں حروف کی تعداد ۱۹ ہے۔ اس کے بعد مختلف حروف کی تعداد ؛ ۱۹ کا حاصل ضرب ثابت کرکے یہ تاثر پیدا کیا گیا ہے کہ قرآن مجید کا ایک ریاضیاتی نظام ہے اور وہ نظام ملہ پر قائم ہے۔

اس سلسلہ میں جتنے اشتہارات اور کتابچے ملے میں نے انہیں بہت غور کے ساتھ بار بار پڑھا، سب دو سوالات ذہن میں آئے۔ اول یہ کہ قرآن مجید میں تو اور بہت سے اعداد مختلف آیات میں مذکور ہیں ۳ - ۴ - ۵ - ۶ - ۷ - ۸ - ۹ - ۱۰ - ۱۱ - ۱۲ - اور اسی طرح ۱۹ - ۲۰ - ۳۰ - ۴۰ - سو - ہزار سب ہی ہیں۔ فرشتوں کی تعداد بھی سورۃ الحاقہ، آیت ۱۷ میں حاملان عرش کی آٹھ بتائی گئی ہے۔ پھر صرف ملہ ہی کو کیوں ریاضیاتی بنیاد بتایا جا رہا ہے۔ کیا اس عدد سے کسی کی عقیدت وابستہ ہے؟ دوم گوں نے امریکہ سے یہ آواز اٹھائی ہے وہ کون لوگ ہیں؟

ن سے قبل کہ اس نظریہ کی عقلی و عملی تحلیل کی جائے، ان دونوں سوالوں کو حل کر لیا جائے تو بہتر ہے دنیا کے مختلف علم الاصنام (میتھالوجی) میں اعداد کے اثرات کو بڑی اہمیت حاصل رہی ہے۔ بلکہ نہ میں بھی جیرو وغیرہ کی تصنیفات علم الاعداد کے اثرات کو ظاہر کرتی ہیں۔ اسکندریہ اور شام سے جب سلام کے بت پرستانہ اوہام مسلمانوں میں پھیلے تو یہ افکار مسلمانوں میں آ گئے۔ یہاں تک کہ ۷۸۶ کا عدد بجائے ستعمال ہونے لگا۔ اور آہستہ آہستہ یہ واہمہ اتنا ترقی کر گیا کہ قرآن مجید کی ہر سورہ اور ہر آیت کے اعداد ہونے اور ان سے تعویذوں کا کام اب بھی لیا جاتا ہے۔ ۱۹ کا عدد سب سے بڑی اکائی ۹ اور ملیں

عدد ۱ کا مرکب ہے اس سے بڑی بڑی کرامات لوگوں نے وابستہ کی ہیں۔ اگرچہ مسلمانوں نے ان اوہام کو کبھی قبول نہیں کیا۔ مگر جاہل عوام چالاک پیشواؤں کے پھندوں میں کچھ نہ کچھ پھنستے رہے اور آج بھی بہت سے لوگ پھنسے ہوئے ہیں۔

۲۔ اس وقت جو ۱۹ کی اہمیت قرآن مجید میں ثابت کی جا رہی ہے وہ بہائیوں کی تبلیغی مساعی کی پیداوار ہے۔ کئی ہزار بہائی امریکہ میں رہتے ہیں۔ ان کے عقیدہ میں ۱۹ کا عدد پوری کائنات کا بنیادی عدد ہے اس پر سارا جہان قائم ہے انہوں نے حسابی مغالطہ دے کر مسلمانوں کو متاثر کرنے کی ایک جدوجہد کے طور پر اسے شروع کیا ہے اور ہر زبان میں اس کی اشاعت ہو رہی ہے۔

عدد ۱۹ کی برتری کا عقیدہ انہوں نے اس طرح قائم کیا ہے کہ بابی مذہب کا بانی علی محمد باب ۱۸۱۹ء میں شیراز کے شیعہ گھرانے میں پیدا ہوا تھا۔ اور ۱۸۵۰ء میں اسے بجرم بغاوت پھانسی دی گئی۔ اس کے ماننے والے تین فرقوں میں بٹ گئے، بابی اصلی بہاء اللہ مرزا حسین علی نوری کے پیرو بہائی اور اس کے بڑے بھائی یحیٰی نوری نور ازل کے پیرو ازلی۔ علی محمد باب نے قرآن مجید کے مقابلہ میں ایک کتاب "البیان" بھی لکھی ہے اور بہاء اللہ نے بھی ایک کتاب "الاقدس" تیار کی ہے جسے بہائی قرآن مجید کے برابر الہامی مانتے ہیں۔ ان کے عقیدہ میں علی محمد باب ظہور الٰہی تھا۔ اس کا سال پیدائش ۱۸۱۹ء ہے اور اس کو جمع کیجئے تو ۱۹ کا عدد حاصل ہوتا ہے۔ ۹ + ۱ + ۸ + ۱ = ۱۹ اس عقیدہ کے بعد ساری کائنات کی ریاضیاتی بنیاد ۱۹ کو قرار دیا گیا۔ بہائیوں کی مذہبی تقویم میں ۱۹ - ۱۹ دن کے ۱۹ مہینے ہوتے ہیں۔ ۱۹ × ۱۹ = ۳۶۱ شمسی سال کے باقی چار دن کو سال کے ایام مسترقہ قرار دیا گیا ہے۔ اس طرح ۳۶۵ دن پورے کر لئے گئے۔ ازلی فرقہ تو یحیٰی نور ازل کے جلد ہی وفات پا جانے کے بعد کچھ پھل پھول نہ سکا لیکن بہائی خوب پھلے پھولے۔ بہاؤ اللہ اور اس کے بعد عبدالبہاء پھر عباس افندی اور اس کے بعد شوقی ایک دوسرے کے بعد مہدی اور ملہم ہوتے رہے۔ دولت اسرائیل ان کی سرپرست ہے اور فلسطین میں مقام عکہ ان کا صدر مقام ہے۔ یہ لوگ جگہ جگہ اپنا تبلیغی مرکز "بہائی ہال" بناتے ہیں اور بڑی گرمجوشی کے ساتھ

مگر خفیہ طور پر اپنا کام کرتے ہیں۔ آگرہ میں اور دہلی میں ان کے مراکز ہیں۔ کراچی میں بزنس ریکارڈر روڈ پر ان کا بہائی ہال ہے۔ ہر جگہ دیواروں پر ۱۹ کا عدد لکھا ہوتا ہے۔ ہر تحریر کو ۱۹ سے شروع کرتے ہیں اور ہر شہ نشین پر ۱۹ کا عدد نمایاں طور پر لکھا جاتا ہے۔

اوپر کی تحریر و تحلیل سے ہم ان دو سوالوں کے جواب تو پا لیتے ہیں کہ عدد ۱۹ کا انتخاب کیوں کیا گیا اور کون لوگ اس مہم کو چلا رہے ہیں۔ رہا اس پورے نظریہ کا عملی جائزہ تو اس کے لئے کسی طویل تحریر کی ضرورت نہیں۔ ذرا غور کیجئے تو اس نظریہ میں پنہاں جہالت اور مغالطہ کھل کر سامنے آجائے گا۔

۱۔ اگر کسی کتاب میں کوئی عدد، حرف یا اعراب یکساں ٹوٹے تو کیا ایسا ہونا کتاب کو الہامی ثابت کرتا ہے؟ اگر چاول کا رنگ سفید ہے تو یہ بات زمین کے کروی ہونے کی دلیل ہو سکتی ہے؟ یہ معیار کس نے قائم کیا اور دعویٰ و دلیل کے مابین منطقی تعلق کیا ہے؟

۲۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے حروف خاص طرز کتابت کی وجہ سے ۱۹ نظر آتے ہیں ورنہ اصلاً ۲۱ ہیں۔ باسم اللہ الرحمان الرحیم۔ اس میں اسم کا الف نہیں لکھا جاتا ہے اور رحمٰن اصل میں نعلان کے وزن پر سعدان، غفران، حیران وغیرہ کی طرح رحمان ہے۔ خود قرآن مجید کی پہلی وحی میں "اقرا باسم ربک" موجود ہے۔ "سبح باسم ربک" موجود ہے۔ سب جگہ الف لکھا جاتا ہے۔ قرآن مجید آسمان سے تحریری شکل میں نازل نہیں ہوا تھا اس لئے اس کے رسم الخط سے کوئی استدلال صحیح نہیں ہو سکتا۔

۳۔ سورۃ الاعراف میں بسطہ پر ص آواز میں عدنانی قبائل کے فرق کو ظاہر کرنے کے لئے بنا دیا جاتا ہے۔ ورنہ عربی زبان میں بصطہ کوئی مادہ نہیں ہے۔ یہ استدلال محض نادانی اور جہالت کا کرشمہ ہے۔

۴۔ اس طرح جمع، تفریق اور ضرب و تقسیم کر کے بیسیوں عددی عجائبات قرآن مجید میں بلکہ معمولی انسانی تصانیف میں پیدا کئے جا سکتے ہیں۔ مثلاً حٰمٓ کے اعداد جمل ۴۸ کو اگر سورۃ الحاقہ میں بیان کئے ہوئے عدد یعنی ۸ پر تقسیم کیا جائے تو ۶ کا عدد برآمد ہوگا۔ اور الٓمٓ ۶ سورتوں کے اوائل میں ہے۔ قرآن مجید میں ۲۹ سورتوں پر ۱۴ حروف تہجی بطور حروف مقطعات موجود ہیں اور یہ ۱۴ گروپ ہیں۔ ۱۴×۱۴ = ۱۹۶ اور اس عدد کو اصحاب کہف کے عدد ۷ پر تقسیم کیجئے تو چاند کے ۲۸ لمعات کا عدد ہو جائے گا۔ اس طرح جتنے عجائبات عددی چاہیں کسی کتاب

سے نکال سکتے ہیں۔ کتنی دلچسپ ابلہ فریبی ہے کہ اس قسم کے حسابی اور عددی عجائبات کو قرآن مجید کے معجزہ یا منجانب اللہ آسمانی ہونے کی دلیل کے طور پر پیش کیا جائے۔ انسان طبعاً عجوبہ پسند ہوتا ہے اس لئے اچھے خاصے ذی ہوش اور تعلیم یافتہ لوگ بھی ایسی باتوں کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں اور ابلہ فریبی کے چکر میں پھنس جاتے ہیں۔ خدا ہم سب کو وہم سے بچائے اور بہائیوں کے اس چکر سے محفوظ رکھے۔